علم اور اہل علم کی فضیلت

"جس طرح رات ودن،روشنی اور تاریکی،آگ اور پانی میں یکسانیت ہو سکتی ،بعینہ وہ لوگ جو اپنے رب کی معرفت رکھتے ہیں اس کے شرعی دین کو جانتے ہیں،ان کے مساوی یا برابری کے وہ لوگ نہیں ہوسکتے جن کے پاس ان باتوں کا علم نہیں ہے"۔(شیخ عبدالرحمن سعدی رحمہ اللہ)

شاکر عادل عباس مدنی

بسم الله الرحمن الرحيم

علم اور اہل علم کی فضیلت

الحمد لله والصلاة والسلام على رسول الله،محمد وعلى آلہ وصحبہ اجمعين،وبعد

اعوذ بالله من الشيطن الرجيم - بسم الله الرحمن الرحيم

''قل هل يستوى الذين يعلمون والذين لايعلمون انما يتذكر لاولى الالباب''(الزمر:9)

وقال النبی ﷺ **''من سلک طريقا يلتمس فيہ علما سهل الله بہ طريقا الى الجنۃ''۔(مسلم عن ابى هريرة)**

علم اور اہل علم کے فضائل ومناقب کے لیے اللہ رب العزت کا یہ کلام ہی کافی ہے**:''قل هل يستوى الذين يعلمون والذين لايعلمون ''۔(الزمر:9)**

اس آیت کریمہ کے ضمن میں شیخ عبدالرحمن سعدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:''جس طرح رات ودن ،روشنی اور تاریکی،آگ اور پانی میں یکسانیت ہو سکتی ،بعینہ وہ لوگ جو اپنے رب کی معرفت رکھتے ہیں اس کے شرعی دین کو جانتے ہیں،ان کے مساوی یا برابری کے وہ لوگ نہیں ہو سکتے جن کے پاس ان باتوں کا علم نہیں ہے''۔

معلوم یہ ہوا کہ جس طرح رات ودن میں برابری نہیں ہوسکتی۔روشنی اور تاریکی میں یکسانیت نہیں ہوسکتی۔پانی اور آگ کو ایک جیسا قرار نہیں دیا جاسکتا۔دھوپ اور سایے ایک جیسے نہیں ہو سکتے،اسی طرح ایک پڑھے لکھے شخص کو کسی جاہل کے مساوی نہیں ٹھہرایا جاسکتا۔

دوسری جگہ اللہ تعالی نے اہل علم کے بلندی درجات کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا:"**یرفع اللہ الذین اٰمنوا منکم والذین اوتوا العلم درجات" (المجادلۃ:11)**اللہ تعالی ایمان والے اور اہل علم کے درجات کو بلند فرماتا ہے۔

ایک مقام پر صرف علمائے کرام کو اللہ سے ڈرنے والا قرار دیا گیا، جیسا کہ ارشاد باری ہے:**"انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء" (الفاطر:4)**بندوں میں علمائے کرام ہی اللہ سے ڈرتے ہیں۔

علم اور اہل علم کی فضیلت ومنقبت کا اندازہ آپ ﷺ کی اس پیاری حدیث سے بھی لگایا جاسکتا ہے، ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا:" **وان العالم لیستغفر لہ من فی السموات ومن فی الارض، والحیتان فی جوف الماء"**اور بلاشبہ جو کچھ آسمان وزمین میں ہے، حتی کہ پانی کی تہہ میں رہنے والی مچھلیاں بھی عالم کے لیے[اللہ سے] مغفرت طلب کرتی ہیں۔ (اس حدیث کو احمد[۲۱۷۱۵] ،ابوداود[۳۶۴۱]ترمذی[۲۶۸۲] ابن ماجہ[۲۲۳] نے روایت کیا ہے، اور شیخ البانی رحمہ اللہ نے" صحیح الترغیب والترھیب" [۱/۳۶و۶۸] میں صحیح کہا ہے)۔

حدیث امامہ رضی اللہ عنہ میں آیا ہے، وہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دو شخص کا ذکر کیا گیا، جن میں سے ایک عابد اور دوسرا عالم، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:" **فضل العالم علی العابد کفضلی علی ادناکم"**،عالم کی فضیلت عبادت گزار پر ایسی ہے جیسے میری فضیلت تم ادنی[انسانوں]پر۔

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:" **ان اللہ وملائکتہ واھل السموات والارضین حتی النملۃ فی جحرھا، وحتی الحوت لیصلون علی معلم الناس الخیر"**۔ [اس حدیث کو ترمذی نے روایت کیا ہے[۲۶۸۵] اور صحیح کہا ہے، ان کے علاوہ البانی رحمہ اللہ نے "صحیح الترغیب والترھیب" [۸۱] میں حسن کہا ہے۔

عالم کی فضیلت عبادت گزار پر ایسی ہے جیسے میری فضیلت تم ادنی [انسانوں] پر، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بے شک اللہ، اس کے فرشتے، اہل آسمان وزمین، حتی کہ سوراخ میں چونٹیاں، حتی کہ مچھلی لوگوں کے معلم کے لیے خیر کی دعاء کرتی ہیں۔

بعض اہل علم نے اس سے بعض حکم کا کنایہ لیا ہے چناں چہ فرماتے ہیں: عالم کا نفع صرف لوگوں کے ساتھ خاص نہیں ہے، بلکہ اس میں حیوانات، جو کچھ سمندروں میں ہے اور چیونٹیاں اور جیسی دوسری جنس بھی شامل ہے، اس لیے کہ عالم سب سے پہلے لوگوں کو دین کی معلومات سے آگاہ کراتا ہے، چناں چہ جب لوگ اس پر چل پڑتے ہیں تو خیرات وبرکات کا نزول ہوتا ہے، جب کہ لوگ اگر گمراہی اور انحرافات میں باقی رہتے ہیں تو آسمان وزمین میں فساد پھیل جاتا ہے، جس سے مچھلیاں، کیڑے مکوڑے اور چوپائے نقصان اٹھاتے ہیں۔

وکذلک اوحینا الیک روحا من امرنا ماکنت تدری ما الکتاب ولا الایمان ولکن جعلناہ نورا نھدی بہ من نشاء من عبادنا"[الشوری : ۵۲]

چناں چہ علم صاحب علم کے لیے روشنی اور روشن چراغ ہے جس کی مدد سے وہ اندھیروں میں چلتا ہے، اسی لیے عالم کا مرتبہ لوگوں میں بہت بلند ہے۔

امام آجری رحمہ اللہ نے اپنی کتاب " اخلاق العلماء" میں عجیب مثل بیان کیا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک عالم کی مثال سماج میں اس اسٹریٹ لائٹ کی ہوتی ہے جس کے بغیر انسان کا تاریکیوں میں چلنا دشوار گزار ہوتا ہے۔ چنانچہ اگر عالم نہ ہو تو لوگ کیسے جانیں گے کہ فرائض کیا ہے؟ اس کی ادائیگی کیسے ہوگی؟ محارم کیا ہیں؟ اس سے کیسے بچا جائے گا؟ اور وہ جملہ امور کیسے انجام دیے جائیں گے جن کے بغیر عبادات کی تکمیل کا تصور ممکن ہی نہیں۔ اسی لیے جب علمائے کرام کی موت ہوئی تو لوگ حیران وپریشان ہوگئے۔ جہل پھیل گیا۔ اور مسلمانوں پر اس سے بڑی مصیبت بھلا اور کیا ہو سکتی ہے۔

علم اور اہل کی فضیلت و منقبت کے باب میں یہ حدیث کس درجہ اہم ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اہالیان علم و فضل کے لیے جنت کی راہ کو آسان کیا ہے۔ جیسا کہ صحیح مسلم کی روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ارشاد نبوی ہے:

''من سلک طریقا یلتمس فیہ علما سھل اللہ لہ بہ طریقا الی الجنۃ''. کوئی شخص حصول علم کی راہ پر چلتا ہے تو اللہ تعالی اس علم کی وجہ سے اس کے لیے جنت کے راستے کو آسان کر دیتا ہے۔

تاریخ کے حوالے سے چند باتیں ذکر کرنا ضروری ہیں۔ حجاج نے خالد بن صفوان سے پوچھا: "اہل بصرہ کا سردار کون ہے؟ خالد بن صفوان نے کہا: "حسن، پھر حجاج نے کہا: " ایسا کیسے ہو سکتا ہے وہ تو غلام ہے؟ خالد نے کہا: " لوگ دینی معلومات حاصل کرنے کے لیے ان کے محتاج ہیں اور دنیوی امور میں ان سے بے نیاز ہیں۔ اور اہل بصرہ کے اشراف میں سے بھی لوگ ان کے حلقہ دروس میں جاتے ہیں تاکہ ان کی باتوں کو سنیں اور ان کے علم کو لکھیں ،اس پر حجاج نے کہا: " اللہ کی قسم یہ شخص واقعی میں سردار ہے"۔[جامع بیان العلم و فضلہ،ابن عبد البر، ۳۳۲]

تاریخ بغداد میں شعبہ سے مروی ہے، انہوں نے فرمایا: " سفیان ثوری نے عوام کی سیادت ورع اور علم کے ذریعے کی"۔

حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: **'' لولا العلماء لصار الناس مثل البھائم''** اگر علماء نہ ہوتے تو لوگ چوپائے کی مانند ہو جاتے۔

اخیر میں اللہ رب العالمین سے دعاء ہے کہ وہ ہمیں حصول علم کی توفیق سے نوازے اور سماج و معاشرے میں اہل علم کے قدر کی توفیق دے۔ آمین